نبوت امامت سے فائق؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نبوت لازوال اعزاز ہے، نبوت وہبی ہوتی ہے، کسبی نہیں۔ نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی بھی معنی میں نبوت باقی نہیں۔

نبی تبلیغ رسالت میں معصوم ہوتا ہے۔ اس کی اطاعت واجب ہوتی ہے۔ اس کا نطق بالوحی ہوتا ہے۔ وہ خواہشات سے نہیں بولتا۔ یہ اہل سنت کا اجماعی واتفاقی عقیدہ ہے۔

روافض منحرف ہیں۔ وہ امامت کو نبوت سے فائق منصب سمجھتے ہیں۔ قرآن وحدیث اور اجماع میں اس پر کوئی دلیل نہیں۔

روافض کا عقیدہ:

❁ ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے:

اِعْلَمْ أَنَّ الْإِمَامِيَّةَ اتَّفَقُوا عَلٰی عِصْمَةِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنَ الذُّنُوبِ صَغِيرِهَا وَكَبِيرِهَا، فَلَا يَقَعُ مِنْهُمْ ذَنْبٌ أَصْلًا، لَا عَمَدًا وَّلَا نِسْيَانًا، وَّلَا لِخَطَأٍ فِي التَّأْوِيلِ، وَلَا لِلْإِسْهَاءِ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ.

''جان لو کہ امامیہ شیعہ کا اتفاق ہے کہ ائمہ علیہم السلام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے معصوم ہیں۔ وہ بالکل بھی گناہ نہیں کرتے، نہ جان بوجھ کر، نہ بھول کر۔

انہیں (کسی آیت کی) تفسیر میں خطا نہیں ہوتی اور نہ اللہ تعالیٰ کوئی بات ان کے ذہن سے نکالتا ہے۔''

(بَحار الأنوار : 209/25)

۞ نعمت اللہ جزائری شیعہ نے لکھا ہے:

اَلْإِمَامَةُ الْعَامَّةُ الَّتِي هِيَ فَوْقُ دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ .

''امامت عامہ کا درجہ نبوت اور رسالت سے فائق ہے۔''

(زهر الرّبيع، ص 12)

۞ شیخ مفید نے لکھا ہے:

إِنَّ الْإِمَامَةَ تُوْجِبُ لِصَاحِبِهَا عِنْدَ الْإِثْنَي عَشْرِيَّةِ الْعِصْمَةَ، وَالنَّصَّ، وَالْمُعْجِزَةَ .

''اثنی عشریہ کے ہاں امام کو عصمت حاصل ہوتی ہے، وہ نص کی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے معجزے صادر ہوتے ہیں۔''

(العُيون : 127/2)

۞ ابن بابویہ قمی شیعہ نے کہا ہے:

مَنْ جَحَدَ إِمَامَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةِ مَنْ بَعْدَهُ أَنَّهُ بِمَنْزِلَةِ مَنْ جَحَدَ نُبُوَّةَ الْأَنْبِيَاءِ .

''جو امیر المومنین (علی رضی اللہ عنہ) یا بعد والے ائمہ میں سے کسی کی امامت کا انکار کرتا ہے، اس کا وہی حکم ہے، جو انبیا کی نبوت کا انکار کرنے والے کا ہے۔''

(الاعتقادات، ص 111، بحار الأنوار : 27/62)

اہل سنت کے دلائل:

اہل سنت والجماعت اپنے عقیدہ پر دلائل رکھتے ہیں، ملاحظہ ہوں؛

قرآن سے استدلال:

❁ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے:

﴿فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا﴾(الشّعراء: 26)

''میرے رب نے مجھے علم نبوت عطا کیا۔''

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ نبوت اور علم نبوت وہبی ہوتا ہے، کسبی نہیں ہوتا، کسبی نبوت کا اسلام میں وجود تو کجا تصور تک نہیں ہے، بلکہ پہلی شریعتوں میں بھی اس کا وجود نہیں ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(النّساء: ٥٩)

''اہل ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، اسی طرح اپنے اولی الامر کی اطاعت کرو۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیا۔ اولی الامر کی اطاعت کو اپنی اور رسول کی اطاعت کے تابع کیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت مستقل بالذات ہے۔ اولی الامر کی اطاعت مستقل بالذات نہیں۔ اگر امامت کا منصب نبوت سے فائق ہوتا، تو اس کی اطاعت کا بھی ذکر کیا جاتا۔

حدیث سے استدلال:

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! سب سے سخت مصائب کن پر آتی ہیں؟ فرمایا:

اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ .

''سب سے زیادہ مصائب انبیائے کرام کو آئیں، پھر ان سے کم فضیلت والوں کو، پھر ان سے کم فضیلت والوں کو۔''

(سنن الترمذي : 2398، سنن ابن ماجه : 4023، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّمَا قَالَ أَوَّلًا : ثُمَّ الْأَمْثَلُ بِلَفْظِ ثُمَّ، وَقَالَ ثَانِيًا : فَالْأَمْثَلُ، بِالْفَاءِ لِلْإِعْلَامِ بِالْبُعْدِ وَالتَّرَاخِي فِي الْمَرْتَبَةِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار ''ثم الامثل'' کہا، یعنی ''ثم'' کے ساتھ۔ اور دوسری مرتبہ ''فالامثل'' کہا۔ یعنی ''ف'' کے ساتھ۔ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتانا چاہتے ہیں کہ انبیا اور غیر انبیا کے مراتب میں بہت زیادہ فرق ہے۔''

(عمدة القاري : 212/21)

اجماع امت:

❁ علامہ ابوالحسن علی بن یحییٰ زوندویستی حنفی (۳۸۲ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَتْ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ أَفْضَلُ الْخَلِيقَةِ وَأَنَّ نَبِيَّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَفْضَلُهُمْ .

''امت کا اجماع ہے کہ مخلوق میں سب سے افضل انبیائے کرام ہیں اور ہمارے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) انبیا میں سب سے افضل ہیں۔''

(البحر الرائق لابن نُجیم :353/1، حاشية الطّحطاوي :184/1، فتاویٰ شامی:527/1)

❁ شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْأَنْبِيَاءُ أَفْضَلُ الْخَلْقِ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ .

''مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ انبیائے کرام مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔''

(مِنهاج السُّنّة : 417/2)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ النُّبُوَّةَ أَعْلٰى رُتْبَةً بِلَا خِلَافٍ .

''بلاشبہ نبوت سب سے اعلیٰ منصب ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر :222/1)

❁ علامہ زرکشی (۷۹۴ھ) لکھتے ہیں:

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾، وَفِي الصَّحِيحَيْنِ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَالْإِجْمَاعِ عَلٰى ذٰلِكَ، وَلَمْ يُخَالِفْ مِنْهُ إِلَّا فِرْقَةٌ مِّنَ الْفَلَاسِفَةِ زَعَمُوا أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ، وَفِي هٰذَا الْقَوْلِ مِنَ الشَّنَاعَةِ وَالْخُرُوجِ مِنَ الْمِلَّةِ مَا يُكَفَّرُ قَائِلُهٗ .

''فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ اور صحیح بخاری وصحیح مسلم کی حدیث :''میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' اور اجماع امت اسی پر دلالت کناں ہے۔ اس پر کوئی دوسری رائے نہیں، فلاسفہ کا ایک گروہ کہتا ہے کہ نبوت کسبی ہوتی ہے، ان کی یہ بات بدبختی اور ملت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خروج یعنی کفر پر جا ٹھہرتی ہے۔''

(تشنيف المَسامع بجمع الجَوامع : 764/4)

❀ ابوحیان اندلسی رحمہ اللہ (۷۴۵ھ) لکھتے ہیں:

مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ لَّا تَنْقَطِعُ، أَوْ إِلٰى أَنَّ الْوَلِيَّ أَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّ، فَهُوَ زِنْدِيقٌ يَّجِبُ قَتْلُهٗ، وَقَدِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ نَاسٌ، فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَكَانَ فِي عَصْرِنَا شَخْصٌ مِّنَ الْفُقَرَاءِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بِمَدِينَةِ مَالِقَةَ، فَقَتَلَهُ السُّلْطَانُ بْنُ الْأَحْمَرِ، مَلِكُ الْأَنْدَلُسِ بِغَرْنَاطَةَ، وَصُلِبَ إِلٰى أَنْ تَنَاثَرَ لَحْمُهٗ.

''جو یہ کہتے ہیں کہ نبوت کسبی ہے، منقطع نہیں ہوتی، یا سمجھتے ہیں کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے، وہ زندیق ہیں، انہیں قتل کرنا واجب ہے۔ جب بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا، مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا۔ ہمارے زمانے میں مالقہ نامی شہر کے ایک فقیر نے نبوت کا دعوی کیا، تو اندلس کے بادشاہ سلطان بن احمر نے اسے غرناطہ میں قتل کروا دیا اور اسے پھانسی دے دی، یہاں تک کہ اس کا گوشت بکھر گیا۔'' (البحر المُحيط : 485/8)

❀❀❀❀❀❀❀